# سُوۡرَةُ الۡـبُرُوۡجِ

مکی سورتوں میں سے ہے بائیس آیات اور ایک رکوع ہے

## رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۲۲ عــمّ ۳۰/۱۰

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝
وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ ۝۱
وَالۡيَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ ۝۲
وَشَاهِدٍ وَّمَشۡهُوۡدٍ ۝۳
قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۝۴
النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ۝۵
اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌ ۝۶
وَّهُمۡ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ شُهُوۡدٌ ۝۷
وَمَا نَقَمُوۡا مِنۡهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ
الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ۝۸
الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ۝۹
اِنَّ الَّذِيۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ
ثُمَّ لَمۡ يَتُوۡبُوۡا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ
وَلَهُمۡ عَذَابُ الۡحَرِيۡقِ ۝۱۰
اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ
ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡكَبِيۡرُ ۝۱۱

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝
آسمان کی قسم جس میں برج ہیں (۱)
اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے (۲)
اور حاضر ہونے والے کی اور جو اس کے پاس حاضر کیا جائے اس کی (۳)
کہ خندقوں (کے کھودنے) والے ہلاک کر دیئے گئے (۴)
(یعنی) آگ (کی خندقیں) جس میں ایندھن (جھونک رکھا) تھا (۵)
جبکہ وہ ان (کے کناروں) پر بیٹھے ہوئے تھے (۶)
اور جو (سختیاں) اہل ایمان پر کر رہے تھے ان کو سامنے دیکھ رہے تھے (۷)
ان کو مومنوں کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ خدا پر ایمان
لائے ہوئے تھے جو غالب اور قابل ستائش ہے (۸)
جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہت ہے اور خدا ہر
چیز سے واقف ہے (۹)
جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیفیں
دیں اور توبہ نہ کی ان کو دوزخ کا (اور) عذاب بھی ہوگا
اور جلنے کا عذاب بھی ہوگا (۱۰)
(اور) جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان
کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہی
بڑی کامیابی ہے (۱۱)

THE MANSIONS OF THE STARS

*Revealed at Mecca*

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. By the heaven, holding mansions of the stars,
2. And by the Promised Day.
3. And by the witness and that whereunto he beareth testimony,
4. (Self-) destroyed were the owners of the ditch
5. Of the fuel-fed fire,
6. When they sat by it,
7. And were themselves the witnesses of what they did to the believers.
8. They had naught against them save that they believed in Allah, the Mighty, the Owner of Praise,
9. Him unto Whom belongeth the Sovereignty of the heavens and the earth; and Allah is of all things the Witness.
10. Lo! they who persecute believing men and believing women and repent not, theirs verily will be the doom of hell, and theirs the doom of burning.
11. Lo! those who believe and do good works, theirs will be Gardens underneath which rivers flow. That is the Great Success.

| | | |
|---|---|---|
| 12. Lo! the punishment of thy Lord is stern. | بے شک تمہارے پروردگار کی پکڑ بہت سخت ہے ﴿١٢﴾ | إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿١٢﴾ |
| 13. Lo! He it is Who produceth, then reproduceth, | وہی پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ (زندہ) کریگا ﴿١٣﴾ | إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ﴿١٣﴾ |
| 14. And He is the Forgiving, the Loving, | اور وہ بخشنے والا (اور) محبت کرنے والا ہے ﴿١٤﴾ | وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴿١٤﴾ |
| 15. Lord of the Throne of Glory, | عرش کا مالک بڑی شان والا ﴿١٥﴾ | ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴿١٥﴾ |
| 16. Doer of what He will. | جو چاہتا ہے کر دیتا ہے ﴿١٦﴾ | فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿١٦﴾ |
| 17. Hath there come unto thee the story of the hosts | بھلا تم کو لشکروں کا حال معلوم ہوا ہے ﴿١٧﴾ | هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿١٧﴾ |
| 18. Of Pharaoh and (the tribe of) Thamûd? | (یعنی) فرعون اور ثمود کا ﴿١٨﴾ | فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿١٨﴾ |
| 19. Nay, but those who disbelieve live in denial | لیکن کافر (جان بوجھ کر) تکذیب میں (گرفتار) ہیں ﴿١٩﴾ | بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿١٩﴾ |
| 20. And Allah, all unseen, surroundeth them. | اور خدا (بھی) اُن کو گرداگرد سے گھیرے ہوئے ہے ﴿٢٠﴾ | وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ﴿٢٠﴾ |
| 21. Nay, but it is a glorious Qur'ân | (یہ کتاب ہزل و بطلان نہیں) بلکہ یہ قرآن عظیم الشان ہے ﴿٢١﴾ | بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ |
| 22. On a guarded tablet. | لوح محفوظ میں (لکھا ہوا) ﴿٢٢﴾ | فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾ ع |

# اسرار و معارف

قسم ہے آسمان کی جس میں پہریداروں کے قلعے ہیں۔ اکثر روایات میں بروج سے مراد آسمان کے چوکیدار فرشتوں کے قلعے ہیں۔ فلاسفہ نے فرضی طور پر آسمان کو بارہ حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصے کا نام بُرج رکھا ہے اور کہا ہے کہ ستارے تو ان میں رہتے ہی ہیں سیارے بھی آمد و رفت رکھتے ہیں۔ ان کے ملنے سے جو شکلیں بنتی ہیں وہی ان برجوں کے نام رکھ دیئے جیسے حمل، ثور، جوزا وغیرہ مگر یہ سب لغویات ہیں اور دین میں انکی کوئی حیثیت نہیں اور قسم ہے روز قیامت کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور قسم ہے ہر اس گواہ کی جو حق کی شہادت دیتا ہے اور ہر اس حقیقت کی جس پر شہادت دی جاتی ہے یعنی یہ سب امور اس پہ گواہ ہیں۔ آسمان بھی، روز حشر بھی، ہر سچا گواہ بھی اور ہر حقیقت بھی کہ خندقیں کھود کر مسلمانوں کو جلانے والے تباہ ہو گئے جب انہوں نے خندقیں ایندھن سے بھر کر بھڑکا دیں اور مسلمانوں کو ان میں گرا گرا کر بیٹھے تماشہ دیکھ رہے تھے۔

## خندق والوں کا قِصّہ

روایات میں ایسے کئی واقعات ملتے ہیں جن میں مسلمانوں پہ ظلم کیا گیا مگر یہاں جو واقعہ مراد ہے وہ یمن کے بادشاہ یوسف ذو نواس بن شرجیل کا ہے جس

کا سرکاری کاہن بوڑھا ہوگیا تو اسے ایک ذہین لڑکا دیا گیا کہ کہانت سیکھ لے۔ مگر اس لڑکے کی ملاقات ایک ولی اللہ سے ہو گئی اور مسلمان ہو کر اللہ اللہ سیکھنے لگ گیا۔ کاہن کے پاس تو جاتا مگر اسی بہانے شیخ کی خدمت میں وقت لگانے پر اللہ نے اُسے صاحبِ کرامت کر دیا اور بیماروں کو شفا ہونے لگی۔ بات بادشاہ تک پہنچی اس نے شیخ کو گرفتار کروا کر قتل کر دیا۔ بچے کے قتل کی تدابیر کیں مگر وہ بچ جاتا تو اس نے خود بادشاہ سے کہا کہ اگر مجھے مارنا مقصود ہے تو لوگوں کو جمع کرو مجھے سُولی پہ لٹکا دو اور میرے ترکش کا تیر بِسۡمِ اللّٰہ پڑھ کر میری کنپٹی پہ مارو تب مجھے مار سکو گے۔ بادشاہ نے لوگ جمع کر لیے اور اسے لٹکا کر بسم اللہ پڑھ کر تیر مارا، وہ شہید ہوا مگر تبلیغ کا حق

## تبلیغ

ادا کر گیا اور لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اٰمَنَّا بِرَبِّ الۡغُلَامِ (ہم اسی لڑکے کے رب پر ایمان لائے) بادشاہ نے غصّے میں ہر گلی کے سامنے خندق کھدوا کر حکم دیا کہ جو اسلام سے پھر جائے چھوڑ دو ورنہ سب کو آگ میں ڈالتے جاؤ تو کسی نے بھی اسلام سے پھرنا قبول نہ کیا شہید ہو ہو کر سرفراز ہوتے گئے۔ روایات میں ہے کہ آگ میں جانے سے قبل اللہ ان کی ارواح قبض فرما لیتے تھے مگر آگ ایسی بھڑکی کہ سب کفار کو بھسم کر دیا بادشاہ بھاگ کر دریا میں جا گھسا مگر وہاں غرق کے عذاب میں گرفتار ہو کر واصلِ جہنم ہوا۔

## قبر میں شہید کا حال

اس لڑکے کا نام عبداللہ بن تامر تھا۔ محمد بن عبداللہ بن ابو بکر صدیق رضؓ سے روایت ہے کہ سیدنا فاروق اعظمؓ کے زمانے میں کسی کھدائی میں عبداللہ بن تامر کا وجود ملا جو بیٹھا ہوا تھا اور کنپٹی پہ ہاتھ رکھا تھا جب ہاتھ الگ کیا گیا تو خون جاری ہو گیا جب چھوڑا گیا تو اس نے کنپٹی پہ رکھ لیا اور انگلی میں انگوٹھی تھی جس پہ کندہ تھا رَبِّیَ اللّٰہ۔ گورنر یمن نے حضرت عمرؓ کو لکھا تو آپ نے حکم دیا کہ اسے انگوٹھی سمیت ویسے ہی دفن کر دو۔

حالانکہ مسلمانوں کا کوئی قصور نہ تھا وہ تو اپنے پروردگار حقیقی پہ ایمان لائے تھے جو زبردست ہے اور تمام تعریفیں اسی کو سزاوار ہیں۔ ارض و سما پہ اسی کی حکومت ہے اور وہ ہر شئے سے خوب باخبر ہے جو لوگ اللہ کے ایماندار بندوں یا بیبیوں کو ظلم کا نشانہ بناتے ہیں اگر وہ توبہ نہیں کرتے تو ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ان کے لیے جلنے کا عذاب ہے۔

## رحمتِ باری تعالےٰ جلّ شانہٗ

حضرت حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کی رحمت بے پایاں ہے،

لوگ اس کے اولیاء کے قاتل اور ظالم ہوں تو بھی توبہ کا دروازہ بند نہیں کرتا بلکہ انہیں بھی توبہ کی دعوت دی جا رہی ہے

**یقینی فتح**

یقیناً جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کے لیے جنّت ہے جس میں نہریں رواں ہے اور جسے پالینا بہت بڑی کامیابی ہے یعنی مومن فاتح ہو کر بھی کامیاب اور شہید ہو کر بھی کامیاب کہ اپنی منزل سے ہمکنار ہوا یقیناً تیرے پروردگار کی گرفت بہت سخت ہے وہی نابود سے بود اور نیست سے ہست کرتا ہے اسی نے پہلی بار بھی پیدا کیا اور وہی دوبارہ پیدا فرمائے گا وہ بہت ہی بڑا بخشنے والا اور محبّت کرنے والا ہے عرشِ عظیم کا سلطان ہے جو چاہے کرے اے مخاطب! کیا تو نے فرعون اور ثمود کے لشکروں کی بات نہیں سُنی کہ کفر کے نتیجے میں کیسے اللہ کی گرفت میں آئے ایسے جو لوگ کفر کرتے ہیں وہ اللہ کے قبضۂ قدرت سے باہر نہیں ہیں اور جس کلام کا انکار کر رہے ہیں یعنی قرآن یہ بہت بڑی شان والا کلام ہے جو لوحِ محفوظ میں بھی لکھا ہوا ہے جس میں کسی تبدیلی کا کوئی امکان نہیں۔